Regd S. No 1411

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا

روزنامہ المصلح

فی پرچہ ۲ر

ماہانہ ۳ر

ایڈیٹر عبدالقادر بی۔ اے

جلد ۵ ｜ ۱۹ شہادت ۱۳۳۲ ہش ｜ ۱۹ اپریل ۱۹۵۳ء ｜ نمبر ۱۹

صوبہ سرحد کو خان عبدالقیوم خان کی خدمات سے محروم نہ کیا جائے

وزیر اعظم سے سرحد کے صوبائی وزراء کی مشترکہ اپیل

پشاور ۱۸ اپریل۔ صوبہ سرحد کے وزرا میاں جعفر شاہ، خان جلال الدین خان، بابک الرحمٰن کیانی اور خان محمد ایوب خان نے صوبائی وزیر اعلیٰ خان عبدالقیوم خان کے ساتھ اخلاص و وفاداری کا اظہار کرتے ہوئے پاکستان کے نئے وزیر اعظم عزت مآب محمد علی سے اپیل کی ہے کہ خان عبدالقیوم خان کو صوبہ سرحد سے نہ ہٹایا جائے۔ انہوں نے ایک مشترکہ بیان جاری کیا ہے جس میں کہا گیا ہے۔ کہ خان عبدالقیوم خان وزیر اعلیٰ سرحد کی حیثیت میں بھی پاکستان کی خدمت کر رہے تھے۔ یہ انہیں کی مخلصانہ کوششوں کا نتیجہ ہے۔ کہ صوبہ سرحد جو ہر لحاظ سے پسماندہ کہلاتا تھا۔ آج پاکستان کا مثالی صوبہ بنا ہوا ہے۔

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ربوہ ۱۸ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

نئی مرکزی کابینہ کے وزرا کے محکموں کا اعلان کر دیا گیا

ظفر اللہ خان، محمد علی، مشتاق احمد گورمانی، بہادر خاں، اور اے۔ ایم مالک اپنے سابقہ عہدوں پر برقرار رہینگے

عبدالقیوم خاں نے کابینہ کے رکن کی حیثیت سے اپنے عہدے کا حلف اٹھا لیا شعیب قریشی نئی دہلی سے کراچی پہنچ گئے

کراچی ۱۸ اپریل۔ آج نئی مرکزی کابینہ کے وزرا کے محکموں کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ جس طریق پر محکموں کی تقسیم عمل میں آئی ہے۔ اس کے مطابق چوہدری محمد ظفر اللہ خان، مشتاق احمد گورمانی۔ چوہدری محمد علی۔ سردار بہادر خان اور ڈاکٹر اے ایم مالک۔ اپنے سابقہ عہدوں پر برقرار رہیں گے۔ وزیر اعظم جناب محمد علی نے خود دفاع اور تجارت کے محکمے سنبھال لئے ہیں۔ باقی وزرا کے درمیان محکموں کی تقسیم اس طرح کی گئی ہے۔ چودھری محمد ظفر اللہ خاں امور خارجہ اور تعلقات دولت مشترکہ۔ چودھری محمد علی، خزانہ اور اقتصادی امور۔ نواب مشتاق احمد گورمانی۔ داخلہ ریاستیں اور سرحدی علاقے۔ سردار بہادر خاں۔ مواصلات۔ ڈاکٹر اے ایم مالک۔ صحت تعمیرات اور محنت۔ ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی۔ تعلیم مہاجرین و آبادکاری مسٹر اے کے بروہی۔ قانون اقلیتی امور و پارلیمانی امور۔ خان عبدالقیوم خان۔ صنعت خوراک۔ زراعت۔ مسٹر شعیب قریشی۔ اطلاعات و نشریات اور امور کشمیر۔ خان عبدالقیوم خان نے آج گورنمنٹ ہاؤس میں وزیر صنعت خوراک اور زراعت کے طور پر اپنے عہدے کا حلف اٹھایا۔ وہ آج ہی لاہور سے کراچی پہنچے تھے۔ ہوائی اڈے پر آپ نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ اگر حکومت اور عوام اپنے فرائض خوش اسلوبی سے سرانجام دیں تو مشکلات پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ جب آپ سے آپ کے جانشین کے بارے میں سوال کیا گیا۔ تو آپ نے کہا۔ کہ اس کا فیصلہ صوبہ سرحد کی لیگ اسمبلی پارٹی کریگی جس کا میں بھی ایک ممبر ہوں۔ پاکستانی ہائی کمشنر متعینہ دہلی اپنے نئے عہدہ کا چارج لینے کے لئے آج شام ہوائی جہاز کے ذریعے نئی دہلی سے کراچی پہنچ گئے۔ ہوائی جہاز سے اترنے کے بعد آپ سیدھے گورنر جنرل ہاؤس پہنچے جہاں آپ آج رات وزیر اطلاعات و نشریات کی حیثیت سے اپنے عہدے کا حلف اٹھا رہے ہیں۔

وزیر اعظم عزت مآب محمد علی نے مشرقی بنگال کے وزیر اعلیٰ جناب نور الامین کو مشورے کیلئے کراچی طلب کیا ہے۔ مسٹر نور الامین میمن سنگھ کا دورہ ملتوی کرنے کے بعد فوری طور پر ڈھاکہ پہنچ گئے ہیں آپ پیر کے روز ڈھاکہ سے کراچی روانہ ہوں گے نیز معلوم ہوا ہے۔ کہ مشرقی بنگال کے وزیر مال جناب تفضل علی اور صوبائی لیگ اسمبلی پارٹی کے چیف وہپ خواجہ نصر اللہ بھی کراچی آ رہے ہیں۔

مرکزی کابینہ کی تبدیلی برمحل آئینی اور جرأت مندانہ اقدام کے مترادف ہے

وزیر اعلیٰ پنجاب ملک فیروز خان نون کی طرف سے نئی کابینہ کا خیر مقدم

لاہور ۱۸ اپریل۔ یہاں مرکزی کابینہ کی تبدیلی کا عام طور پر خیر مقدم کیا گیا ہے۔ صوبے کے وزیر اعلیٰ ملک فیروز خان نون نے آج ایک بیان میں اس تبدیلی کا خیر مقدم کرتے ہوئے مرکزی حکومت کو اہل پنجاب کی طرف سے کامل تعاون کا یقین دلایا۔ انہوں نے کہا مرکزی کابینہ کی تبدیلی برمحل آئینی اور جرأت مندانہ اقدام کے مترادف ہے جو اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ پاکستان میں جمہوری اصولوں کا بول بالا ہے۔ اور یہاں حکومت میں رد و بدل پر امن اور آئینی طریقوں سے کیا جاتا ہے۔ بیان میں وزیر اعلیٰ نے مزید فرمایا کہ نئی کابینہ میں ایسے آزمودہ کار لوگوں کو شامل کیا گیا ہے۔ جو فیصلہ کن قدم اٹھانے کی پوری صلاحیت رکھتے ہیں چنانچہ نئی حکومت ملک کے اہم مسائل کی طرف فوری توجہ دیگی خوراک۔ تجارت نیز زرعی ترقی کے مسائل خاص اہمیت کے حامل ہیں۔ ان کی طرف زیادہ حقیقت پسندی سے توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ مرکزی حکومت میں جس تیزی سے تبدیلی کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اور سابق وزیر اعظم نے جس طریق پر اسے قبول کیا ہے۔ اس سے یقیناً پاکستان کو تقویت حاصل ہوگی۔ اتحاد اور طاقت کو بہر حال ذاتی مفاد پر ترجیح حاصل ہونی چاہیئے۔

مرکزی حکومت میں تبدیلی پر تبصرہ

ڈھاکہ ۱۸ اپریل۔ مشرقی بنگال کے اکثر مسلم لیگی ممبروں نے مرکزی حکومت میں تبدیلی کے متعلق غالباً ابھی تک اس لئے تبصرہ نہیں کیا ہے کہ وہاں حالات ابھی پوری طرح نہیں پہنچے ہیں۔ البتہ جناب اکرم خان صاحب نے حکومت میں تبدیلی کے طریق کار پر نکتہ چینی کی ہے۔ اور فرمایا ہے کہ فی الحال میں اس اقدام کے حسن و قبح کے متعلق کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ سید احمد کلیجگا نمند نے نئی کابینہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے امید ظاہر کی ہے کہ کابینہ میں اقلیتی فرقہ کا نمائندہ بھی شامل کیا جائے گا۔ مسٹر حسین شہید سہروردی نے کہا ہے کہ اگر وزیر اعظم کام کرنا چاہتے ہیں تو انہیں پنجاب اور مشرقی بنگال میں بھی انتخابات کرانے چاہئیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا جناح عوامی لیگ کے ساتھ مخلوط حکومت بنانے کا کوئی امکان نہیں ہے۔

— ٹوکیو ۱۸ اپریل۔ کل جاپان میں نئی پارلیمنٹ کے انتخاب کے لئے ۵½ کروڑ جاپانی ووٹ ڈالیں گے نتائج کا اعلان ... کیا جائیگا

میں ایسا کوئی قدم نہیں اٹھاؤنگا جو ملک کیلئے کمزوری کا باعث ثابت ہو

(خواجہ ناظم الدین)

کراچی ۱۸ اپریل۔ پاکستان کے سابق وزیر اعظم الحاج خواجہ ناظم الدین نے ایک بیان میں اعتراف کیا ہے۔ کہ گورنر جنرل نے ان کی کابینہ کو برطرف کر کے غیر آئینی قدم اٹھایا ہے۔ اس کے ساتھ ہی آپ نے فرمایا ہے۔ کہ آج ملک کو جس صورت حال سے دوچار ہے۔ وہ اس بات کی متقضی ہے۔ کہ میں کوئی ایسا قدم نہ اٹھاؤں کہ جس سے ملک داخلی طور پر کمزور ہو یا اسکی بین الاقوامی ساکھ کو نقصان پہنچے۔ بیان میں آپ نے قوی امید ظاہر کی ہے۔ کہ پاکستان مضبوط سے مضبوط تر ہوتا جائیگا۔

گورنر جنرل کا اقدام آئینی طور پر درست ہے (سرکاری ترجمان)

کراچی ۱۸ اپریل۔ حکومت پاکستان کے ترجمان نے آج ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ گورنر جنرل نے کابینہ تبدیل کرنے کے سلسلے میں جو کارروائی کی ہے۔ وہ آئینی طور پر درست ہے۔ کیونکہ متعلقہ ایکٹ کی دفعہ ۱۰ کے تحت گورنر جنرل ہی وزراء کی کونسل چننے اور اسے برطرف کرنے کے مجاز ہیں۔ وزراء ان کی خوشنودی اور مرضی سے ہی برسر اقتدار رہ سکتے ہیں۔ اگر وہ چاہیں تو کابینہ کو برطرف کر سکتے ہیں۔ یہ خیال کہ گورنر جنرل وزیر اعظم کے مشورے کے بغیر وزارت کو برطرف نہیں کر سکتے۔ مروجہ آئین کی روح کے خلاف ہے۔

— پشاور ۱۸ اپریل آج پشاور میں بارش کے ساتھ خوب اولے پڑے۔ وہاں ایک ہفتہ کے اندر اندر دوسری بار اولے پڑے ہیں۔

خارموسا ۱۸ اپریل۔ کومنتانگ حکومت نے اصولی طور پر یہ تجویز مان لی ہے۔ کہ برما سے تمام کومنتانگ فوجیں واپس بلالی جائیں۔

عبدالقادر پرنٹر و پبلشر نے کلیم پریس لارنس روڈ کراچی میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین سے شائع کی

روزنامہ المصلح کراچی

مورخہ ۱۹ اپریل ۱۹۵۳ء

مشکلات ضروری ہیں

تاریخ اقوام کے مطالعہ سے یہ بات اچھی طرح واضح ہو سکتی ہے۔ کہ آج تک دنیا میں کوئی ایسی قوم دینی ہو یا دنیاوی نہیں ہوئی۔ جس نے ترقی حاصل کی ہو۔ اور اس کو کانٹوں بھرے راستوں سے نہ گزرنا پڑا ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ جب کسی قوم پر دینی یا دنیاوی جمود طاری ہو جاتا ہے۔ تو جو لوگ اپنی قوم کی بدحالی سے متاثر ہو کر اس کی حالت بہتر بنانا چاہتے ہیں۔ خود اس کا جمود ہی اس کے پاؤں کی بیڑیاں بن جاتا ہے۔ جمود کی بیڑیاں اتنی بھاری ہو چکی ہوتی ہیں کہ ایک ایک قدم کا اٹھانا سخت جانکاہی اور تکلیف کا باعث ہوتا ہے؛

دنیاوی تبدیلی حالت ہو یا دینی دونوں کے لئے مصلحین کو قربانیاں دینی پڑتی ہیں یہ ایک عام اصول ہے جس سے کسی طرح مفر نہیں۔ اس سے جو لوگ قوم کی اصلاح کے لئے سنجیدگی سے کھڑے ہوتے ہیں۔ اگر ان میں مصائب برداشت کرنے کی قوت نہ ہو۔ تو ان کی کامیابی غیر ممکن ہے۔

پھر چونکہ دنیوی اصلاح حال ٹھوس نتائج رکھتی ہے۔ اس لئے عموماً جو لوگ محض اس کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔ ان کو اتنی قربانیاں نہیں دینی پڑتیں۔ جتنی دینی اصلاح کرنے والوں کو دینی پڑتی ہیں۔ عوام جلد ہی ٹھوس اور مرئی مفادات کو محسوس کر لیتے ہیں اور نئے حالات سے استفادہ کرنے لگتے ہیں۔ مگر دینی اصلاح کا تعلق چونکہ عقائد سے ہوتا ہے۔ جن کے فوائد حواس خمسہ سے محسوس نہیں کئے جا سکتے۔ اس لئے ان میں اصلاح اکثر نہایت مشکل ہوتی ہے۔ اور جو لوگ اس کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔ ان کو بہت زیادہ مصائب سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔

ایک غلام ملک کی نجات کے لئے جو قومی لیڈر کھڑے ہوتے ہیں۔ بے شک ان کو بسا اوقات سخت دقتیں پیش آتی ہیں۔ لیکن چونکہ وہ جلد ہی عوام کو غلامی کے نقصانات محسوس کرانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ان کی قربانیوں کی مدت طویل نہیں ہوتی۔ اکثر عوام جلد ہی ان کے ہم خیال ہو جاتے ہیں۔ اور جب ساری قوم غلامی کے خلاف متحدہ محاذ بنا لیتی ہے۔ تو نجات آسان ہو جاتی ہے۔ مگر دینی اصلاح کے راستہ میں سب سے پہلے جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ خود ایسا روحانی جمود ہی ایک ایسی سد سکندری بنتا ہے۔ جس کو توڑنا جان جوکھوں کا کام ہے۔ اس لئے جو لوگ دینی اصلاح کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔ ان کے لئے بہت بڑی مشکلات ہوتی ہیں؛

حقیقت تو یہ ہے کہ دینی اور اعتقادی اصلاح اتنی مشکل چیز ہے کہ الٰہی مدد کے بغیر ہو ہی نہیں سکتی۔ جسمانی اصلاح حال کے لئے انسانی عقل کافی ہوتی ہے۔ انسان عقل سے اپنے جسمانی ارتقا کی رفتار کو تیز کر سکتا ہے۔ مگر دلوں کی تبدیلی اتنا آسان کام نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے۔

انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون.

یعنی نصیحت ہم نے ہی نازل کی ہے اور ہم ہی اسکے محافظ ہیں اسلئے اگر کوئی شخص اللہ تعالےٰ کی مدد کے بغیر دینی اصلاح کے لئے کھڑا ہوتا ہے۔ تو گو یہ تو ممکن ہے کہ وہ ظاہری اعمال کو قائم کرنے میں کسی حد تک قائم ہو جائے۔ مگر دین کی روح کو قائم کرنا اس کے بس کی بات نہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ حقیقی دین کو کوئی دنیوی طاقت قائم نہیں کر سکتی۔ جس کی صاف و سادہ وجہ یہ ہے۔ کہ چونکہ حقیقی دین کا تعلق دل سے ہوتا ہے۔ اور جب کسی بات کو دل نہ مانے۔ تو کوئی جبر اس کو نہیں بدل سکتا۔ اس لئے جو لوگ دین کو جبر سے بدلنے یا روکنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اکثر ملک اور قوم میں غلط حالات پیدا کرنے کا باعث ہوتے ہیں

ایک الٰہی مصلح کبھی جبر سے کام نہیں لیتا۔ خواہ اسکو جبر کرنے کی طاقت بھی حاصل ہو تمام انبیاء علیہم السلام اور مجددین علیہم الرحمۃ کی زندگیاں اس پر شاہد ناطق ہیں۔ بلکہ قرآن کریم کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام کے مخالفین ہی ہمیشہ جبر استعمال کرتے آئے ہیں۔ کسی خدا کے بندے نے یہ کبھی نہیں کہا کہ اگر تم نہ مانے تو تمہیں سنگسار کیا جائیگا۔ یا تمہیں ملک بدر کیا جائے گا۔ یا کسی دیگر دنیوی طاقت سے تم کو مجبور کیا جائے گا وغیرہ وغیرہ یہ باتیں ان کے مخالفین ہی کہتے ہیں۔ جبر دراصل صداقت کے ساتھ لگا ہی نہیں کھا سکتا۔ یہ تو مخالفین صداقت کا ہتھیار ہوتا ہے۔ اور یا ان لوگوں کا ہتھیار ہوتا ہے جن کے پیش نظر صرف دنیا ہی ہوتی ہے۔ دین نہیں ہوتا۔ جن کو اپنی دنیاوی دانائی اور طاقت پر بے جا ناز ہوتا ہے۔ اور جو حق کو کچھ چیز نہیں سمجھتے؛

مجالس خدام الاحمدیہ کیلئے ضروری اعلان

نائب معتمد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ تحریر فرماتے ہیں:۔

(۱) آجکل مجالس کی طرف سے چندوں کی ترسیل میں بہت کمی ہو رہی ہے۔ قائدین توجہ فرمائیں۔ اور چندے مرکز میں جلد تر بھجوائیں۔

(۲) شوریٰ خدام الاحمدیہ ۱۹۵۳ء کے فیصلہ کے مطابق مالی رجسٹروں کے نمونے دفتر کی طرف سے جملہ مجالس کو بھجوائے جا چکے ہیں۔ ہر مجلس اپنے حسابات کو اپنے مطابق رجسٹر بنا کر ان میں درج کرے۔ اور ماہوار ایک رپورٹ معہ گوشوارہ آمد و خرچ مرکز میں بھجوائے۔

(۳) جن مجالس اور خریداروں کی طرف سے رسالہ خالد کا چندہ ابھی تک نہیں بھجوایا گیا۔ وہ جلد تر بھجوائیں۔ نیز خالد کی اشاعت بڑھانے کے لئے خاص کوشش کر کے خریدار مہیا کریں؛

(۴) خالد ماہ مارچ اپریل ۱۹۵۳ء چھپ کر تمام مجالس اور خریداروں کو بھجوایا جا چکا ہے۔ اگر کسی خریدار کو پرچہ نہ ملا ہو۔ تو وہ دفتر میں اطلاع دے کر پرچہ منگوا لیں

(۵) خدام الاحمدیہ کا سال رواں کا پروگرام خالد ماہ مارچ ۱۹۵۳ء میں شائع ہو چکا ہے۔ قائدین اسکو اچھی طرح پڑھ لیں۔ اور پھر اسکے مطابق مقامی پروگرام بنا کر اس پر عمل اور اپنی رپورٹ دفتر میں بھجوائیں۔

نماز کے بغیر اسلام کوئی چیز نہیں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔

"نماز کے بغیر اسلام کوئی چیز نہیں۔ اگر کوئی قوم چاہتی ہے۔ کہ وہ اپنی آئندہ نسلوں میں اسلامی روح قائم رکھے۔ تو اس کا فرض ہے۔ کہ اپنی قوم کے ہر بچے کو نماز کی عادت ڈالے"

ہفتہ وار جائزہ

قائدین مجلس خدام الاحمدیہ اپنی ہفتہ وار مجالس میں اس امر کا جائزہ لیتے رہیں کہ

★ ان کی مجلس کے کتنے ارکین قرآن کریم ناظرہ جانتے ہیں۔

★ کتنے نماز باجماعت جانتے ہیں۔

★ کتنوں کو اردو لکھنا پڑھنا آتا ہے۔

★ کتنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ باقاعدگی سے کرتے ہیں؛

سرورِ دوجہان صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک کلام

ایک عظیم الشّان نفسیاتی نکتہ

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ ھَلَکَ النَّاسُ فَھُوَ اَھْلَکُھُمْ (مسلم)

ترجمہ:۔ ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جب کوئی شخص دوسرے لوگوں کے متعلق کہتا ہے کہ وہ ہلاک ہوگئے۔ تو ایسا شخص خود یہ بات کہہ کر انہیں ہلاک کرتا ہے یا یہ کہ ایسا شخص خود ان سے زیادہ ہلاک شدہ ہوتا ہے۔

تشریح:۔ یہ حدیث ایک عظیم الشان نفسیاتی نکتہ پر مبنی ہے۔ جسے آجکل کی اصطلاح میں احساس کمتری (انفیریارٹی کامپلکس) یا شکست خوردہ ذہنیت (ڈیفی ٹسٹ منڈ نسی) کا نام دیا جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ لوگوں کے دلوں کی امید دلانے اور خود اعتمادی اور عزتِ نفس کے جذبات کو بیدار کرکے اوپر اٹھانے اور بلند کرنے کی کوشش کرو نہ کہ احساس کمتری اور شکست خوردہ ذہنیت کے ذریعہ مایوسی اور پست ہمتی پیدا کرکے انہیں قعرِ مذلت میں گرانے کا راستہ کھولو۔ جو شخص چھوٹی چھوٹی غلطیوں اور کمزوریوں پر واویلا شروع کر دیتا ہے۔ کہ یہ لوگ تو مرگئے اور تباہ ہوگئے۔ وہ خود اس بات کے کہنے سے ان کے دلوں میں مایوسی اور احساس کمتری پیدا کرکے ان کی تباہی کا رستہ کھولتا ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کمالِ حکمت سے ہدایت فرمائی ہے کہ بے شک غلطیوں پر مناسب تادیب اور اصلاح کا طریق اختیار کرو۔ مگر بات بات پر یہ شور مچانا کہ فلاں لوگ اپنی بدعملی میں تباہی کی حد کو پہنچ گئے ہیں۔ خود اپنے ہاتھ سے ان کی تباہی کا بیج بونا ہے جس سے ہر دانا مصلح کو پرہیز کرنا چاہیئے۔

اس معاملہ میں ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا مبارک اسوہ یہ تھا۔ کہ جب ایک دفعہ صحابہ کی ایک پارٹی جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی قیمتی مہم پر بھیجا تھا میدان جنگ سے بھاگ کر مدینہ میں واپس پہنچ گئی۔ تو اس خیال سے کہ اسلام میں دشمن کے سامنے سے بھاگنا حرام ہے۔ ان پر ایسی شرم اور ندامت غالب تھی۔ کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نہیں آتے تھے۔ جب آپ نے انہیں مسجد کے ایک کونہ میں منہ چھپا کر بیٹھے ہوئے دیکھا تو آپ ان کی طرف گئے۔ اور انہیں آواز دیکر پکارا۔ کہ تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے شرم کی وجہ سے آنکھیں نیچے کئے ہوئے عرض کیا کہ نحن الفرارون "یعنی یا رسول اللہ ہم بھگوڑے ہیں" آپ نے ان کی شکست خوردہ ذہنیت کو بھانپ کر فوراً جواب دیا کہ لا بل انتم العکارون وانا فئتکم یعنی "نہیں نہیں تم بھگوڑے نہیں ہو۔ تم تو صرف زیادہ زور سے حملہ کرنے کے لئے پیچھے ہٹے تھے۔ اور تم کسی غیر کے پاس نہیں گئے۔ بلکہ میرے پاس آئے ہو جو تمہیں پھر میدان جنگ میں لے جانے والا ہوں" پستی میں دھکیلتے ہوئے۔ اور احساس کمتری کی لہروں میں تھپیڑے کھاتے ہوئے نوجوانوں کے کانوں میں آپ کی یہ روح پرور آواز پہنچی۔ اور وہ ایک جست کے ساتھ آگے بڑھے۔ اور آپ کے دستِ مبارک کو اپنے ہاتھوں میں لے کر خوشی سے چومنے لگے۔ یہ وہ درسِ حکمت ہے۔ جو ہمارے آقا فداہ نفسی نے اپنے صحابہ کو عملاً دیا۔ اور جس کی آپ نے اوپر کی حدیث کے ذریعہ قولاً تلقین فرمائی۔ اللّٰھم صلی علی محمد وبارک وسلم

اس حدیث میں جو اھلکھم کا لفظ آیا ہے۔ یعنی "ایسا شخص خود انہیں ہلاک کرنے والا ہے"۔ اس کے دوسرے معنی اعراب کی خفیف تبدیلی سے یہ بھی ہیں کہ "وہ خود سب سے زیادہ ہلاک شدہ ہے"۔ اور ظاہر ہے کہ اس معنی کے لحاظ سے بھی یہ حدیث نہایت لطیف مفہوم کی حامل قرار پاتی ہے۔ کیونکہ اس صورت میں اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ ایسا شخص جو دوسروں کو ہلاک شدہ قرار دیتا ہے۔ وہ دراصل خود سب سے زیادہ شکست خوردہ ذہنیت میں مبتلا ہے۔ جبھی تو وہ دوسرے لوگ ہلاک شدہ ہوں یا نہ ہوں وہ یہ الفاظ کہہ کر اپنی ہلاکت پر ضرور مہر لگا لیتا ہے۔

اعلیٰ اخلاق دین کا حصہ ہیں

عن ابی الدرداءؓ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ما من شیئٍ فی المیزان اثقل من حسن الخلق (ابوداؤد)

ترجمہ:۔ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ کہ خدا کے ترازو میں کوئی چیز اچھے اخلاق سے زیادہ وزن نہیں رکھتی۔

تشریح:۔ اعلیٰ اخلاق دین کا آدھا حصہ ہوتے ہیں۔ اور اسلام نے اخلاق پر انتہائی زور دیا ہے حتیٰ کہ اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ اخلاق سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کے ترازو میں کسی چیز کا وزن نہیں۔ اور ایک دوسری حدیث میں فرماتے ہیں کہ جو شخص بندوں کا شکر گذار نہیں بنتا۔ وہ خدا کا بھی شکر گذار نہیں بن سکتا۔ دراصل اعلیٰ اخلاق ہر نیکی کی بنیاد ہیں حتیٰ کہ روحانیت بھی درحقیقت اخلاق ہی کا ایک ترقی یافتہ مقام ہے۔ اسی لئے ہمارے آقا نے اخلاق کی درستی پر بہت زور دیا ہے۔ اور اس بارے میں اتنی حدیثیں بیان ہوئی ہیں۔ کہ شمار سے باہر ہیں۔ اس کے علاوہ اسلام نے اعلیٰ اخلاق کے مظاہرہ کے لئے کسی حقدار کے حق کو نظر انداز نہیں کیا۔ خدا سے لے کر بندوں تک۔ اور پھر بندوں میں بادشاہ سے لے کر غلام تک ہر ایک کے بارے میں حسنِ خلق کی تاکید فرمائی ہے۔ افسر۔ ماتحت۔ باپ۔ بیٹے۔ خاوند۔ بیوی بہن۔ بھائی۔ ہمسایہ۔ اجنبی۔ دوست۔ دشمن انسان حیوان ہر ایک کے حقوق مقرر فرمائے۔ اور پھر ان حقوق کو بہترین صورت میں ادا کرنے کی ہدایت دی ہے۔ اور کسی چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو بھی نظر انداز نہیں کیا۔ حتیٰ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ اگر تم اپنے ملنے والوں کو مسکراتے ہوئے چہرہ سے مل کر ان کے دل کو خوش کر دو تو یہ بھی تمہارا ایک نیک خلق ہوگا۔ اور تمہیں خدا کے حضور ثواب کا مستحق بنائیگا۔ اور دوسری جگہ آپ فرماتے ہیں کہ رستہ چلتے ہوئے اگر کوئی کانٹے دار چیز یا پاؤں کو پھسلانے والا چھلکا یا ٹھوکر لگانے والا پتھر یا بدبو پیدا کرنے والی گندگی نظر آئے۔ تو اسے رستہ سے ہٹا دو تاکہ تمہارا کوئی بھائی اس کی وجہ سے تکالیف میں مبتلا نہ ہو۔

خود آپ کے اپنے اخلاق فاضلہ کا یہ حال تھا۔ کہ کبھی کسی سوالی کو رد نہیں کیا۔ کبھی کسی کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر اسے چھوڑنے میں پہل نہیں کی۔ یتیموں کے سر پر شفقت کا ہاتھ رکھا۔ بیواؤں کی دستگیری فرمائی۔ ہمسایوں کو اپنے حسنِ سلوک سے گرویدہ کیا۔ چھوٹے سے چھوٹے صحابی کی بیماری کا سنا۔ تو اس کی عیادت کو تشریف لے گئے۔ اور اس کے ساتھ شفقت اور محبت کا کلام کر کے اس کی ہمت بڑھائی۔ مدینہ میں ایک غریب بڑھی عورت رہتی تھی جو ثواب کی خاطر مسجد نبوی میں جھاڑو دیا کرتی تھی۔ وہ چند دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نظر نہ آئی۔ تو آپ نے صحابہ سے دریافت فرمایا۔ کہ فلاں عورت خیریت سے تو ہے؟ صحابہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ وہ بیچاری تو مختصر سی بیماری کے بعد فوت ہوگئی۔ اور ہم نے آپ کی تکلیف کے خیال سے آپ کو اس کے جنازہ کی اطلاع نہیں دی۔ آپ خفا ہوئے کہ مجھے کیوں بے خبر رکھا۔ اور پھر اس کی قبر پر جا کر دعا فرمائی۔ ایک دفعہ غالباً پردہ کے حکم سے پہلے جب کہ آپ حضرت عائشہ کے پاس تشریف رکھتے تھے۔ ایک شخص آپ سے ملنے کے لئے آیا۔ آپ نے اس کی اطلاع پاکر حضرت عائشہ سے فرمایا۔ یہ آدمی اچھا نہیں ہے۔ مگر جب یہ شخص آپ کے پاس آیا۔ تو آپ نے بڑی دلداری اور شفقت کے ساتھ اس سے گفتگو فرمائی۔ جب وہ چلا گیا۔ تو حضرت عائشہ نے آپ سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ آپ اس شخص کو بُرا کہتے تھے مگر جب وہ آپ سے ملا تو آپ نے بڑی دلداری اور شفقت کے ساتھ اس سے باتیں کیں؟ آپ نے فرمایا عائشہ کیا میرا یہ فرض نہیں کہ لوگوں کے ساتھ اخلاق سے پیش آؤں؟ ابوسفیان اسلام لانے سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بدترین دشمن تھا۔ مگر جب قیصر روما نے اس سے پوچھا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) لوگوں کو کیا تعلیم دیتا ہے۔ اور کبھی اس نے تمہارے ساتھ کوئی بدعہدی یا غداری کی ہے؟۔ تو ابوسفیان کی زبان سے اس کے سوا کوئی الفاظ نہ نکل سکے کہ وہ بت پرستی سے روکتا ہے۔ اور حسن اخلاق کی تعلیم دیتا ہے۔ اور اس نے آج تک ہمارے ساتھ کوئی بدعہدی نہیں کی۔ آپ کے یہ اخلاق فاضلہ صرف انسانوں تک ہی محدود نہیں تھے۔ بلکہ آپ نے بے زبان جانوروں تک کو بھی اپنی شفقت میں شامل فرمایا۔ چنانچہ آپ اپنے صحابہ کو ہمیشہ تاکید فرماتے تھے۔ کہ فی کل کبدٍ رطبۃٍ اجر "یعنی یاد رکھو کہ ہر جاندار چیز پر رحم کرنا ثواب کا موجب ہے" ایک موقعہ پر ایک اونٹ جس پر زیادہ بوجھ لاد دیا گیا تھا تکلیف سے کراہ رہا تھا۔ آپ اسے دیکھ کر بے قرار ہوگئے۔ اور اس کے قریب جا کر خود

....

اس کے سر پر محبت کے ساتھ ہاتھ پھیرا۔ اور اس کے مالک سے کہا۔ کہ یہ بے زبان جانور تمہارے ظلم کی شکایت کر رہا ہے۔ اس پر رحم کرو۔ تا تم پر بھی آسمان پر رحم کیا جائے۔

یہ وہ اخلاق ہیں۔ جو ہمارے آقا نے ہمیں سکھائے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ آج کل بہت سے مسلمان ان اخلاق کو فراموش کر چکے ہیں۔ (چالیس جواہر پارے)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو پاکیزہ کرتی اور بڑھاتی ہے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام

مشکلات کے وقت ساتھ دینا ہی کامل الایمان لوگوں کا کام ہوتا ہے

"درحقیقت اس امر کی بہت بڑی ضرورت ہے کہ انسان کا قول اور فعل باہم مطابقت رکھتے ہوں۔ اگر ان میں مطابقت نہیں تو پھر کچھ بھی نہیں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اَتَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ۔ یعنی تم لوگوں کو تو نیکی کا امر کرتے ہو مگر اپنی جانوں کو اس نیکی کے امر کا مخاطب نہیں بناتے۔ بلکہ بھول جاتے ہو۔ اور پھر دوسری جگہ فرمایا۔ لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ۔ مومن کو دورنگی اختیار نہیں کرنی چاہئے۔ بزدلی اور نفاق ہر دو مومن سے دور رہتے ہیں۔ ہمیشہ اپنے قول اور فعل کو درست اور مطابق رکھو

صحابہؓ کے نقشِ قدم پر چلو

جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنی زندگیوں میں کر کے دکھا دیا۔ ایسا ہی تم بھی ان کے نقشِ قدم پر چل کر اپنے صدق اور وفا کے نمونے دکھاؤ۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نمونہ ہمیشہ اپنے سامنے رکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس زمانہ پر غور کرو۔ کہ جب دشمن قریش ہر طرف سے شرارت پر تلے ہوئے تھے۔ اور انہوں نے آپ کے قتل کا منصوبہ کیا۔ وہ زمانہ بڑا ابتلا کا زمانہ تھا۔ اس وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جو حقِ رفاقت ادا کیا۔ اسکی نظیر دنیا میں نہیں پائی جاتی یہ طاقت اور قوت بجز صدق ایمان کے ہرگز نہیں آسکتی۔ آج جسقدر تم لوگ بیٹھے ہوئے ہو اپنی اپنی جگہ سوچو کہ اگر اس قسم کا کوئی ابتلاء ہم پر آجائے۔ تو کتنے ہیں جو ساتھ دینے کو تیار ہوں۔ کتنے ہوں گے جو دلیری کے ساتھ ... صابعین میں داخل ہیں۔

مشکلات کیوقت ساتھ دینا ہمیشہ کامل الایمان لوگوں کا کام ہوتا ہے

مشکلات ہی کے وقت ساتھ دینا ہمیشہ کامل الایمان لوگوں کا کام ہوتا ہے۔ اسلئے جب تک انسان عملی طور پر ایمان کو اپنے اندر داخل نہ کرے۔ محض قول سے کچھ نہیں بنتا۔ اور بہانہ سازی اس وقت ... دوری نہیں ہوتی۔ عملی طور پر جب مصیبت کا وقت ہو تو اس وقت ثابت قدم نکلنے والے تھوڑے ہی ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح ناصری کے حواری اس آخری گھڑی میں جو ان کی مصیبت کی گھڑی تھی انہیں تنہا چھوڑ کر بھاگ نکلے اور بعض نے تو منہ کے سامنے ہی آپ پر لعنت کر دی۔

حقیقت میں یہ بڑی غیرت کا مقام ہے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ پر بھی ایک ایسا وقت آیا تھا۔ کہ جب مسلمؓ نے ستر ہزار آدمیوں کو نماز پڑھائی اور ان سے حضرت امام حسین کی رفاقت کا عہد لیا۔ مگر جب کسی شخص نے یزید کے آنیکی خبر دی تو سب کے سب آپ کو تنہا چھوڑ گئے۔ اس قسم کے واقعات بہت ڈراتے ہیں۔ اسلئے اپنے ایمانوں کو وزن کرو۔

عمل ایمان کا زیور ہے

عمل ایمان کا زیور ہے۔ اگر انسان کی عملی حالت درست نہیں ہے تو ایمان بھی نہیں ہے۔ مومن خوبصورت ہوتا ہے۔ جس طرح ایک خوبصورت انسان کو معمولی اور ہلکا سا زیور بھی پہنا دیا جائے۔ تو وہ اسے زیادہ خوبصورت بنا دیتا ہے۔ اسی طرح پر ایک ایمان دار کو اس کا عمل نہایت خوبصورت بنا دیتا ہے۔ اگر وہ بدعمل ہے تو پھر کچھ بھی نہیں انسان کے اندر جب حقیقی ایمان پیدا ہو جاتا ہے تو اس کو اعمال میں ایک خاص لذت آتی ہے اور اسکی معرفت کی آنکھ کھل جاتی ہے۔ وہ اس طرح نماز پڑھتا ہے جس طرح نماز پڑھنے کا حق ہوتا ہے۔ گناہوں سے اسے بیزاری پیدا ہو جاتی ہے ناپاک مجلس سے نفرت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور رسول کی عظمت اور جلال کے اظہار کے لئے اپنے دل میں ایک خاص جوش اور تڑپ پاتا ہے ایسا ایمان اسے حضرت مسیح کی طرح صلیب پر چڑھ جانے سے بھی نہیں روکتا وہ خدا کے لئے اور صرف خدا تعالیٰ کے لئے حضرت ابراہیم کی طرح آگ میں بھی پڑ جانے سے راضی ہوتا ہے۔ جب وہ اپنی رضا کو رضائے الٰہی کے ماتحت کر دیتا ہے۔ تو پھر اللہ تعالیٰ جو علیم بذات الصدور ہے۔ اس کا محافظ اور نگران ہو جاتا ہے۔ اور اسے صلیب پر سے بھی زندہ اتار لیتا ہے۔ اور آگ میں سے بھی صحیح وسلامت نکال لیتا ہے۔ مگر ان عجائبات کو وہی لوگ دیکھا کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ پر پورا ایمان رکھتے ہیں۔

غرض حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ صادق اس مصیبت کے وقت ظاہر ہوا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا محاصرہ کیا گیا۔ گو بعض کفار کی رائے اخراج کی بھی تھی۔ مگر اصل مقصد اور کثرتِ رائے آپ کے قتل پر تھی ایسی حالت میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے صدق اور وفا کا وہ نمونہ دکھایا جو ابدالآباد تک کیلئے نمونہ رہے گا۔ اس مصیبت کی گھڑی میں آنحضرت صلعم کا یہ انتخاب ہی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صداقت اور اعلےٰ وفاداری کی ایک زبردست دلیل ہے۔ دیکھو اگر وائسرائے ہند کسی شخص کو کسی خاص کام کیلئے انتخاب کرے تو اسکی رائے صائب اور بہتر ہوگی یا ایک چوکیدار کی۔ ماننا پڑے گا کہ وائسرائے کا انتخاب بہرحال موزوں اور مناسب ہوگا کیونکہ جس حال میں کہ وہ سلطنت کی طرف سے نائب سلطنت مقرر کیا گیا ہے۔ اور اسکی وفاداری۔ فراست اور پختہ کاری پر سلطنت نے اعتماد کیا ہے تبھی تو زمامِ سلطنت اس کے ہاتھ میں دی ہے۔ پھر اسکی صائب تدبیری اور معاملہ فہمی کو پسِ پشت ڈال کر ایک چوکیدار کے انتخاب اور رائے کو صحیح سمجھ لینا نامناسب امر ہے۔ یہی حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انتخاب کا تھا۔

آنحضرتؐ نے ہجرت کے وقت حضرت ابوبکرؓ کو کیوں انتخاب کیا؟

اس وقت آپ کے پاس ۷۰ - ۸۰ صحابہؓ موجود تھے۔ جن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ مگر ان سب میں سے آپؐ نے اپنی رفاقت کے لئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ہی انتخاب کیا۔ اس میں سِر کیا ہے؟ بات یہ ہے کہ نبی خدا تعالیٰ کی آنکھ سے دیکھتا ہے۔ اور اس کا فہم اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے آتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کشف اور الہام سے بتا دیا۔ کہ اس کام کیلئے سب سے بہتر اور موزوں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہی ہیں۔ ابوبکرؓ اس ساعت عسر میں آپؐ کے ساتھ ہوئے۔ یہ وقت خطرناک آزمائش کا تھا۔ حضرت مسیح پر جب اس قسم کا وقت آیا۔ تو ان کے شاگرد ان کو چھوڑ کر بھاگ گئے اور ایک نے لعنت بھی کی۔ مگر صحابہ کرام میں سے ہر ایک نے پوری وفاداری کا نمونہ دکھایا غرض حضرت ابوبکرؓ رضی اللہ عنہ نے آپؐ کا پورا ساتھ دیا۔ اور ایک غار میں جسکو غارِ ثور کہتے ہیں آپ جا چھپے۔ شریر کفار جو آپ کی ایذا رسانی کے لئے منصوبے کر چکے تھے۔ تلاش کرتے ہوئے اس غار تک پہنچ گئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ اب تو یہ بالکل سر پر ہی آپہنچے ہیں۔ اور اگر کسی نے ذرا نیچے نگاہ کی تو وہ دیکھ لیگا اور ہم پکڑے جائیں گے۔ اسوقت آپ نے فرمایا۔ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا کچھ غم نہ کھاؤ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ اس لفظ پر غور کرو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیقؓ کو اپنے ساتھ ملاتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا معنا میں آپ دونوں شریک ہیں یعنی اللہ تعالیٰ تیرے اور میرے ساتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک پلّہ پر آنحضرتؐ کو اور دوسرے پر حضرت صدیقؓ کو رکھا ہے۔ اس وقت دونو ابتلا میں ہیں۔ کیونکہ یہی وہ مقام ہے جہاں سے یا تو اسلام کی بنیاد پڑنے والی ہے یا خاتمہ ہونے والا ہے۔ دشمن غار پر موجود ہیں اور مختلف قسم کی رائے زنیاں ہو رہی ہیں بعض کہتے ہیں کہ اس غار کی تلاشی کرو۔ کیونکہ نشانِ پا یہاں تک ہی آکر ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن ان میں سے بعض کہتے ہیں کہ یہاں انسان کا گذر اور دخل کیسے ہوگا۔ مکڑی نے جالا تنا ہوا ہے کبوتر نے انڈے دیئے ہوئے ہیں اس قسم کی باتوں کی آوازیں اندر پہنچ رہی ہیں اور آپ بڑی صفائی سے ان کو سن رہے ہیں۔ ایسی حالت میں دشمن آئے ہیں کہ وہ خاتمہ کرنا چاہتے ہیں۔ اور دیوانے کی طرح بڑھتے آئے ہیں۔ لیکن آپ کی کمالِ شجاعت کو دیکھو کہ دشمن سر پر ہے۔ اور آپؐ اپنے رفیقِ صادق صدیقؓ کو فرماتے ہیں۔ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا یہ الفاظ بڑی صفائی کے ساتھ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ آپؐ نے زبان ہی سے فرمایا۔ کیونکہ یہ آواز کو چاہتے ہیں۔ اشارہ سے کام نہیں چلتا باہر دشمن مشورہ کر رہے ہیں اور اندر غار میں خادم و مخدوم بھی باتوں میں لگے ہوئے ہیں۔ اس امر کی پرواہ نہیں کی گئی کہ دشمن آواز سن لیں گے۔ یہ اللہ تعالےٰ پر کامل ایمان اور معرفت کا ثبوت ہے۔ خدا تعالےٰ کے وعدوں پر پورا بھروسہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شجاعت کے لئے تو یہ نمونہ کافی ہے۔

(الحکم جلد ۹ صفحہ ۱۸/۹)

اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السّلام کا والہانہ عشق

(۲)

(رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ امام جماعت احمدیہ)

یہ وہ زمانہ تھا۔ کہ ایک طرف تو مسیحی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو گالیاں دے رہے تھے اور دوسری طرف آریہ گندہ دہنی سے کام لے رہے تھے۔ لیکن تمام ہندوستان کے علماء ایک دوسرے کے خلاف تکفیر کے فتوے تیار کر رہے تھے۔ اسلام پامال ہو رہا تھا۔ مگر علماء کو رفع یدین اور ہاتھ سینہ پر باندھیں کہ ناف پر۔ یا آمین بالجہر کہیں یا آہستہ یا اسی قسم کے اور مسائل سے فرصت نہ تھی اس وقت آپؑ ہی ایک شخص تھے۔ جو اسلام کے دشمنوں کے مقابلہ میں سینہ سپر تھے۔ اور مسلمانوں میں اعمال صالح کے رواج دینے کی طرف متوجہ تھے۔ آپ اس بحث میں نہ پڑتے۔ کہ حنفیوں کا استدلال درست ہے یا اہلحدیث کا۔ بلکہ اس امر پر زور دیتے۔ کہ جس امر کو بھی سچا سمجھو۔ اس پر عمل کر کے دکھاؤ۔ اور بے دینی اور اباحت کو چھوڑ کر خدا کے احکام پر عمل شروع کر دو۔ پنڈت دیانند بانیٔ آریہ سماج سے آپؑ نے مقابلہ کیا۔ لیکھرام۔ جیون داس۔ مرلی دھر۔ اندرمن غرض جس قدر آریہ مذہب کے لیڈر تھے۔ ان میں سے ایک ایک سے آپؑ بحث کی طرح ڈالتے اور اس وقت تک اس کا پیچھا نہ چھوڑتے۔ جب تک وہ اسلام پر حملہ کرنے سے باز نہ رہتا۔ یا ہلاک نہ ہو جاتا۔ اسی طرح مسیحیوں کے فحش گو منادوں کا آپ مقابلہ کرتے کبھی فتح مسیح سے کبھی آتھم سے کبھی مارٹن سے کبھی ہاول سے کبھی رائٹ سے کبھی طالب مسیح سے۔ اور اس پر بھی آپؑ کو تسلّی نہ ہوتی۔ انگریزی میں ترجمہ کروا کر ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں اشتہارات یورپ اور امریکہ کو بھجواتے۔ اور جس شخص کی نسبت سنتے کہ اسے اسلام سے دلچسپی ہے۔ فوراً اس سے خط و کتابت کرتے اور اسلام کی دعوت دیتے۔ چنانچہ مسٹر ویب امریکہ کا پرانا مسلمان آپ کی اس وقت کی ہی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ یہ شخص نہایت معزز تھا۔ اور کسی وقت ریاستہائے متحدہ کی طرف سے سفارت کے عہدہ پر ممتاز تھا۔ آپؑ نے اس کی اسلام سے دلچسپی کا حال سنکر اس سے خط و کتابت کی۔ اور آخر اس سلیم الطبع آدمی نے اسلام قبول کر لیا۔ اور اپنے عہدہ سے دست بردار ہو گیا۔ غرض خدا تعالےٰ کی توحید کی اشاعت اور رسول کریمؐ کی صداقت کے اثبات کی آپؑ کو دھن لگی ہوئی تھی۔ اور آپ ایک منٹ کے لیے بھی اس سے غافل نہ رہتے تھے۔ اس کے بعد جب آپ نے دعویٰ کیا۔ تو اس وقت سے آپ کا کام اور بھی وسیع ہو گیا۔ کوئی دشمن اسلام نہیں نکلا۔ جس کے مقابلہ پر آپ کھڑے نہ ہوئے ہوں۔ جہاں کسی کی نسبت سنا۔ کہ وہ اسلام پر حملہ کرتا ہے۔ جھٹ اس کا مقابلہ شروع کر دیا۔ ڈوئی جو امریکہ کا جھوٹا نبی تھا۔ جس کا ذکر پہلے آچکا ہے۔ جب اس کی اسلام دشمنی کا حال آپ نے سنا۔ تو سمندر پار سے اس کا مقابلہ شروع کر دیا۔ پگٹ نے ولایت میں خدائی کا دعویٰ کیا۔ تو فوراً اس کو للکارا۔ غرض دنیا کے پردہ پر بھی کوئی دشمن اسلام پیدا ہوا۔ وہیں اسے جا پکڑا۔ اور نہیں چھوڑا۔ جب تک کہ وہ اپنی شرارت سے باز نہ آ گیا۔ یا مر نہیں گیا۔ آپ نے چوہتر سال عمر پائی۔ اور تمام رات اور دن خدمتِ اسلام میں مشغول رہے۔ بعض دفعہ مہینوں تصنیف میں اس طرح مشغول رہتے۔ کہ کوئی نہیں کہہ سکتا تھا۔ کہ آپ کب سوتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ کو اس قدر محبت تھی۔ کہ اسلام کے کام کو اپنا کام سمجھتے تھے۔ اگر کوئی دوسرا شخص اسلام کی خدمت کرتا۔ تو اس کے نہایت ہی ممنون ہوتے بعض دفعہ متواتر اکثر حصہ رات کا جاگتے اور کام میں مشغول رہتے۔ اور اگر کوئی دوسرا شخص ایک دو دن پروف ریڈری یا کاپیاں دیکھنے کے کام میں آپ کی مدد کرتا۔ اور اسے اتفاقاً کسی دن رات کو بھی کام کرنا پڑتا۔ تو یہ نہ سمجھتے تھے۔ کہ اس نے اسلام کا کام کیا ہے۔ اور اپنے فرض کو ادا کیا ہے۔ بلکہ اس قدر شکر و امتنان کا اظہار کرتے کہ گویا اس نے آپؑ کی کوئی ذاتی خدمت کی ہے۔ اور آپؑ کو اپنا ممنونِ احسان بنا لیا ہے۔ باوجود ضعف اور بیماری کے اسّی سے زیادہ کتب آپ نے تصنیف کیں۔ اور سینکڑوں اشتہار اسلام کی اشاعت کے لیے لکھے۔ اور سینکڑوں تقریریں کیں۔ اور روزانہ لوگوں کو اسلام کی خوبیوں کے متعلق تعلیم دیتے اور آپؑ کو اس میں اس قدر انہماک تھا۔ کہ بعض دفعہ اطباء آپؑ کو آرام کے لیے کہتے۔ تو آپؑ ان کو جواب دیتے کہ میرا آرام تو یہی ہے۔ کہ دینِ اسلام کی اشاعت اور مخالفین اسلام کی سرکوبی کرتا رہوں۔ حتیٰ کہ آپ اپنی وفات کے دن تک خدمت اسلام میں لگے رہے۔ اور جس صبح آپؑ فوت ہوئے ہیں۔ اس سے پہلی شام تک ایک کتاب کی تصنیف میں جو ہندوؤں کو دعوتِ اسلام دینے کی غرض سے لکھی تھی مشغول تھے۔ اس سے اس سوز و گداز اور اس جوش کا پتہ لگ سکتا ہے۔ جو آپ کو خدا تعالےٰ کے جلال کے اظہار اور نبی کریمؐ کی صداقت کے اثبات کے لیے تھا۔

میں لکھ چکا ہوں۔ کہ صرف دعویٰ محبت کا پتہ لگانے کے لیے حقیقی معیار نہیں ہے۔ مگر وہ شخص جس نے اپنے ہر ایک عمل اور ہر ایک حرکت سے اپنے عشق کو ثابت کر دیا ہو۔ اس کا دعویٰ اس کے دلی جذبات کے اظہار کا نہایت اعلیٰ ذریعہ ہے۔ کیونکہ سچے عاشق کے دلی جذبات اس کی غیر معمولی خدمات سے بھی بڑھ کر ہوتے ہیں۔ اور وہ اس کے راستباز ہونے کے دوسرے کے دل کو بھی زخمی کر کے رہتے ہیں۔ پس میں آپؑ کی دو فارسی نظمیں کہ ان میں سے ایک اللہ تعالیٰ کے عشق میں ہے۔ اور ایک رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق میں۔ اس جگہ نقل کرتا ہوں۔

قربانِ تست جانِ من اے یارِ محسنم
با من کدام فرق تو کردی کہ من کنم

ہر مطلب و مراد کہ می خواستم زِ غیب
ہر آرزو کہ بود بخاطر معینم

از جود دادۂ ہمہ آں مدعائے من
واز لطف کردۂ گذرِ خود بمسکنم

ہیچ آگہی نبود زِ عشق و وفا مرا
خود ریختی متاعِ محبت بدامنم

ایں خاکِ تیرہ را تو خود اکسیر کردۂ
بود آں جمالِ تو کہ نمود است احسنم

ایں صیقلِ دلم نہ بزہد و تعبّد است
خود کردۂ بلطف و عنایات روشنم

صد منّتِ تو ہست بریں مشتِ خاک من
جانم رہینِ لطف عمیمِ تو ہم تنم

سہل است ترکِ ہر دو جہاں گر رضائے تو
آید بدست اے پنہ و کہفِ و مامنم

فصلِ بہار و موسمِ گل نایدم بکار
کاندر خیالِ روئے تو ہر دم بگلشنم

چوں حاجتے بود بادیبِ دگر مرا
من تربیت پذیر ز ربِ مہیمنم

زاں سال عنایت ازلی شد قریب من
کامد ندائے یار ز ہر کوئے و برزنم

یارب مرا بہر قدمم استوار دار
واں روز خود مباد کہ عہدِ تو بشکنم

در کوئے تو اگر سرِ عشاق را زنند
اول کسیکہ لاف تعشق زند منم

عجب نوریست در جانِ محمدؐ
عجب لعلیست در کانِ محمدؐ

زظلمتہا دلے آنگہ شود صاف
کہ گردد از محبّانِ محمدؐ

عجب دارم دلِ آں ناکساں را
کہ رو تابند از خوانِ محمدؐ

ندانم ہیچ نفسے در دو عالم
کہ دارد شوکت و شانِ محمدؐ

خدا زاں سینہ بیزار است صد بار
کہ ہست از کینہ دارانِ محمدؐ

خدا خود سوزد آں کرمِ دنی را
کہ باشد از عدوّانِ محمدؐ

اگر خواہی نجات از مستیٔ نفس
بیا در ذیلِ مستانِ محمدؐ

اگر خواہی کہ حق گوید ثنایت
بشو از دل ثنا خوانِ محمدؐ

اگر خواہی دلیلے عاشقش باش
محمدؐ ہست برہانِ محمدؐ

سرے دارم فدائے خاکِ احمدؐ
دلم ہر وقت قربانِ محمدؐ

بگیسوئے رسول اللہؐ کہ ہستم
نثارِ روئے تابانِ محمدؐ

دریں رہ گر کشندم ور بسوزند
نتابم رو ز ایوانِ محمدؐ

بکارِ دیں نترسم از جہانے
کہ دارم رنگِ ایمانِ محمدؐ

بسے سہل است از دنیا بریدن
بیاد حسن و احسانِ محمدؐ

فدا شد در رہش ہر ذرۂ من
کہ دیدم حسنِ پنہانِ محمدؐ

دگر استاد را نامے ندانم
کہ خواندم در دبستانِ محمدؐ

بدیگر دلبرے کارے ندارم
کہ ہستم کشتۂ آنِ محمدؐ

مرا آں گوشۂ چشمے بباید
نخواہم جز گلستانِ محمدؐ

دلِ زارم بہ پہلویم مجوئید
کہ بستیمش بدامانِ محمدؐ

من آں خوش مرغ از مرغانِ قدسم
کہ دارد جا بہ بستانِ محمدؐ

تو جانِ ما منور کردی از عشق
فدایت جانم اے جانِ محمدؐ

(باقی صفحہ ۔۔ پر)

ہالینڈ کی سرزمین میں نورِ اسلام کی ضیا پاشیاں

جماعت احمدیہ کے ہالینڈ مشن کی کامیاب تبلیغی مساعی

(از مکرم مولوی غلام احمد صاحب بشیر انچارج ہالینڈ مشن)

- ★ دہریوں کی ایک مجلس میں تبادلہ خیالات
- ★ روٹری کلب میں پاکستان کے موضوع پر تقریر
- ★ نومسلم بھائیوں کی تربیت کے لئے اجلاس

اللہ تعالیٰ کے فضل سے فروری اور مارچ میں تبلیغ کا کام بدستور جاری رہا۔ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق اور میسر ذرائع سے کام لیتے ہوئے پیغام حق کو پہونچانے کی سعی کی جاتی رہی دو ماہ کی کارروائی کی رپورٹ مختصراً درج ذیل ہے:۔

جلسہ جات

ہیگ کے دہریوں کی ایک مجلس کی خواہش پر ایک جلسہ عام ان کے ساتھ تبادلہ خیالات کے لئے منعقد کیا گیا جس کا اعلان اخبار میں اور خطوط میں کر دیا گیا۔ ہماری طرف سے برادرم محترم مسٹر خان اوذنگ نے ہستی باری تعالیٰ اور سائنس کے موضوع پر تقریر کی۔ اور دہریوں کی طرف سے ان کے پریذیڈنٹ صاحب نے مذہب اور سائنس کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ہر دو مقررین نے پون پون گھنٹہ تقریر کی۔ مسٹر خان اوذنگ نے بتایا کہ اگرچہ سائنس بہت ترقی کر چکی ہے۔ تاہم ہستی باری تعالیٰ کے خلاف ماہر سائنس دانوں نے کبھی بھی زور نہیں دیا۔ صرف یہی نہیں بلکہ بڑے بڑے علماء سائنس خدا تعالیٰ کی گوناگوں کاریگریوں کو دیکھ کر انگشت بدنداں ہو کر رہ جاتے ہیں۔ اور اس بات کا اقرار کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ اس کارخانۂ عالم کا پیدا کرنے والا موجود ہے۔ آپ نے بتلایا کہ جتنا ہم طبعی سائنس کا مطالعہ کریں گے۔ اتنا ہی زیادہ ہمارا ایمان خدا تعالیٰ کی ہستی کے متعلق مضبوط ہو جائے گا۔ آپ نے فرمایا کہ اسلام سائنس اور مذہب کو ایک دوسرے کے متضاد و متخالف قرار نہیں دیتا بلکہ ممد و معاون۔ اسلام انسان کو عقل و فکر سے کام لینے کی تاکید کرتا ہے۔ اور یہ نہیں کہتا کہ ہم اندھا دھند ان چیزوں پر ایمان لاتے چلے جائیں

مدمقابل کے مقرر صاحب نے عیسائی مذہب کے عقائد کو پیش نظر رکھتے ہوئے مذہب کے خلاف بعض باتیں بیان کیں جن کا اسلام کے ساتھ کچھ بھی تعلق نہیں تھا۔ مثلاً پیدائش گناہ اور قصہ آدم وغیرہ مسائل

دوسری دفعہ تقریر کے دوران میں مسٹر خان اوذنگ نے مدمقابل کی تمام بیان کردہ باتوں کا تفصیل سے جواب دیا۔ اور کہا کہ جو باتیں معزز لیکچرار نے بیان کی ہیں وہ صرف عیسائیت کے خلاف ہیں۔ اسلام پر ان کا کچھ بھی اثر نہیں ہے۔ کیونکہ اسلام ایسے غیر معقول عقائد کا حامل نہیں ہے۔ آپ کی تقریر کے بعد پھر مدمقابل کو تقریر کا موقعہ دیا گیا۔ جس میں انہوں نے پھر پہلی تقریر کی طرح ہی چند ادھر ادھر کی باتیں پیش کیں۔ اور چونکہ انہیں اسلامی تعلیم سے زیادہ واقفیت نہیں تھی۔ اس لئے وہ اسلام کو بھی عیسائیت پر ہی قیاس کرتے ہوئے باتیں بیان کرتے رہے۔ جن کے جوابات دینا مسٹر عبداللہ خان اوذنگ کے لئے معمولی بات تھی۔ بعد میں حاضرین کو بھی سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ جس میں ہمارے مشن سے تعلق رکھنے والے بعض احباب نے سوالات کئے اسی طرح دوسری طرف سے بھی بعض سوالات کئے گئے۔ جن کے دونوں مقررین نے جوابات دیئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس جلسہ کا حاضرین پر اچھا اثر رہا۔ اور خاصکر دہریوں پر کیونکہ انہیں اس طرح اس سے عیسائیوں کے ساتھ کبھی بھی تبادلہ خیالات کا موقعہ نہیں ملا۔ ان پر ہمارے تحمل اور برادرانہ سلوک کا اچھا اثر تھا۔

دوسروں کے جلسوں میں

دو دفعہ خاکسار کو دہریوں کے جلسہ میں شریک ہونے کا موقعہ ملا۔ ایک دفعہ ان کے ایک چوٹی کے مقرر کے ساتھ واقفیت پیدا کی۔ اور بعض دوسرے دوستوں سے بھی۔ دوسری دفعہ اس لیکچرار کو بعض کتب سلسلہ مطالعہ کے لئے پیش کیں۔ جو کہ انہوں نے بڑی خوشی سے قبول کیں اور ان کو پڑھنے کا وعدہ کیا۔ انہوں نے کسی فرصت کے موقعہ پر خاکسار کے ساتھ تبادلہ خیالات کی خواہش کی۔ انشاء اللہ ان کے ساتھ تعلقات قائم رکھے جائیں گے اور امید ہے۔ کہ ان کے ذریعہ کوئی بڑا جلسہ کرنے کا موقعہ مل جائے۔ ایک دفعہ ان کے جلسہ میں بعض سوالات کرنے کا موقعہ بھی ملا

جلسہ کے بعد بعض دوسری مجالس کے نمائندوں سے بھی ملنے کا موقعہ ملا۔ اور ایک مجلس کے نمائندہ نے اپنے ہاں تقریر کروانے کی خواہش کا اظہار کیا۔ انشاء اللہ موقعہ ملنے پر ان کے ہاں بھی تقریر کی جائے گی

(۲) ایک دفعہ خاکسار کو آرنہم (Arnhem) میں ایک جلسہ میں شرکت کے لئے ایک دوست کی طرف سے دعوت ملی۔ چنانچہ ان کی خواہش کے مطابق خاکسار اس جلسہ میں شریک ہوا۔ یہ جلسہ سپرچولسٹوں کا تھا۔ اس جلسہ میں ایک شخص تقریر کے لئے آتے ہیں۔ جن کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ وہ کسی فوت شدہ انسان کی روح کے ذریعہ بولتے ہیں۔ اور ہر قسم کے خیالات کا اچھی طرح جواب دیتے ہیں۔ بعض اوقات وہ دوسری زبانوں میں بھی بات کر سکتے ہیں۔ اس جلسہ میں جہاں خاکسار شریک ہوا۔ ہمارے ایک دوست نے ان سے دریافت کیا کہ کیا وہ اردو میں بات کر سکیں گے جس پر میڈیم نے کہا کہ فی الحال نہیں۔ بعد میں وہ کسی ایسی روح کو تلاش کریں گے۔ جو اردو بول سکتی ہو۔ مگر جبکہ میں نے اپنے دوست کو پہلے سے کہا ہوا تھا کہ میڈیم کبھی بھی اردو نہیں بول سکے گا۔ ایسا ہی ہوا۔ اور جب خاکسار نے اس کا ٹال مٹول سنا تو کہہ دیا کہ کوئی بات نہیں ہم ڈچ میں گفتگو کریں گے۔ اس موقعہ پر خاکسار کو اسلامی تعلیم کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کا موقعہ ملا۔ خاکسار اس میڈیم سے سوالات کرتا گیا۔ اور وہ اپنے خیال کے مطابق جوابات دیتے گئے۔ اور جب کہیں سے وہ غلط جواب دیتے تو خاکسار دوسرے سوال کی صورت میں اس کی تصحیح کر دیتا۔ اسلام کی تعلیم کا عیسائیت کی تعلیم سے بھی مقابلہ کرنے کا موقعہ ملا۔ اللہ کے فضل سے اس گفتگو کا حاضرین پر اچھا اثر رہا۔ کسی وقت پھر اسی مجلس میں شریک ہونے کی کوشش کی جائے گی۔

(۳) ایک دفعہ ایسپرانتو کلب کی ایک مجلس میں شریک ہونے کا موقعہ ملا۔ جہاں مختلف جگہوں کے نمائندگان ایسپرانتو سے ملاقات کا موقعہ ملا۔ اس جلسہ کے موقعہ پر خاکسار کو چند منٹ تقریر کرنے کے لئے وقت ملا۔ جس میں خاکسار نے اپنے مشن کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی۔ اس کلب کے صدر نے جن سے خاکسار کی دیر سے ملاقات ہے۔ اور ان کے ہاں ایک دفعہ اسلام کے موضوع پر تقریر کرنے کا موقعہ بھی ملا تھا۔ خاکسار کی تقریر کے بعد حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ مسٹر بشیر اس سے قبل بھی ایک دفعہ ہماری کلب میں تقریر کر چکے ہیں اور اس وقت بہت سا مواد ہمیں غور و فکر کے لئے مہیا کر گئے تھے۔ اسلام کے متعلق ان کے خیالات کو سننا یقیناً دلچسپی کا باعث ہوگا۔ اس لئے ہم ایک جلسہ عام کریں گے۔ جس میں ان سے اسلام کے متعلق تقریر کروائی جائے گی اس پر تمام حاضرین نے خوشی کا اظہار کیا۔ انشاء اللہ وقت ملنے پر اس کلب کے زیر اہتمام تقریر کی جائے گی۔ اس موقعہ پر بعض دیگر مقامات کی کلبوں کی طرف سے بھی تقاریر کروانے کی خواہش کا اظہار ہوا۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

پاکستان

ہیگ کی روٹری کلب کی ایک شاخ کی طرف سے ان کے ہاں پاکستان کے موضوع پر تقریر کرنے کی دعوت ملی۔ چنانچہ خاکسار ان کے ہاں تقریر کے لئے گیا۔ خاکسار نے پون گھنٹہ میں پاکستان کے عالم وجود میں آنے اور ہندو مسلم تنازعہ وغیرہ امور پر تقریر کرتے ہوئے پاکستان کی موجودہ ترقی اور پوزیشن پر روشنی ڈالی۔ اسی طرح مسٹر گاندھی اور ہندوستان اور پاکستان کے متعلق بھی بعض باتیں بیان کیں حاضرین نے نہایت ہی دلچسپی کا اظہار کیا۔ اور چونکہ وقت کافی نہیں تھا۔ اس لئے اس تقریر کے بقیہ حصہ کے لئے اور دن مقرر کیا گیا۔ جس میں پاکستان کے بنیادی اصولوں کے علاوہ اسلامی حکومت کے اصول اور اسلامی نظام اقتصادیات وغیرہ امور پر روشنی ڈالی جائے گی۔

تربیتی اجلاس

تین تربیتی اجلاس منعقد کئے گئے جن میں ہمارے احمدی احباب حصہ لیتے رہے۔ ان اجلاسوں میں قرآن مجید کے بعض حصہ کا ترجمہ اور مطلب بیان کیا جاتا رہا۔ علاوہ ازیں بعض دیگر مسائل پر بھی تبادلہ خیالات کیا جاتا رہا۔

(باقی)

پاکستان کے معمارو! حقائق پر نظر ڈالو

(منقول از روزنامہ مسلمان کراچی ۱۷ اپریل ۱۹۵۳ء)

تم مملکتِ پاکستان کے آزاد و مگر ذمہ دار شہری ہو۔ پاکستان جسے تم ملک خداداد کہتے ہو تمہارا ہے۔ تم نے اسے بڑی بڑی قربانیاں دے کر حاصل کیا ہے۔ تم نے اپنی عزت اپنی دولت اور اپنا سب کچھ لٹا کر اسے آباد کیا ہے۔ اب یہی تمہارا مولد و مسکن ہے۔ اور تم یقین کرو کہ صرف تم ہی اس کے رکھوالے ہو۔ یہ تمہارا وطن ہے۔ تمہیں اس سے محبت ہے۔ لگاؤ ہے۔ انس ہے۔ اس لئے کہ بے شمار قیمتی جانیں تم نے اس پر نچھاور کر کے اسے اپنایا ہے۔ عظیم ترین قربانیوں کے بعد یہ تمہیں ملا ہے۔ اب اس کی ترقی اور خوشحالی تم سے وابستہ ہے۔ اسی کو مستحکم بنانا تمہارا پہلا اور آخری فرض ہے۔ اور یقیناً تم اس سے غافل نہیں ہو۔ تم اسے ترقی یافتہ ممالک کی صف میں سب سے آگے دیکھنے کے متمنی ہو۔

تم یقیناً اپنے پاک وطن اور اس کے سبز ہلالی پرچم کو ہمیشہ سربلند دیکھنا چاہتے ہو۔ اور اس کا ثبوت تم نے تقسیم ملک کے وقت پورے جوش و خروش سے دیا ہے۔ تم نے اپنے بلند حوصلوں اور پختہ عزائم سے یہ ثابت کر دیا تھا کہ اپنے تحفظ اور اپنے وقار کو قائم رکھنے کے لئے صرف ایک ہی چیز کے آرزو مند ہو۔ اور یہ آرزو۔ یہ خواہش یہ تمنا صرف "آزاد پاکستان" تھی۔ جو خدائے عزوجل نے اپنی رحمت و برکت سے ہمیں دلا دیا۔ تمہیں یاد ہوگا۔ کہ جس وقت پاکستان کا تخیل منصۂ شہود پر آ رہا تھا۔ اس وقت اسلام کے دشمنوں اور مسلمانوں کے بدخواہوں نے کیسی کیسی چالیں چلی تھیں۔ کیسے کیسے فریب کھیلے تھے۔ اور کس قدر خوفناک جال بچھائے تھے اسے تمہاری راہوں میں۔ لیکن تمہارے ساتھ خدائے قدوس کی اعانت تھی۔ اس کا کرم شامل حال تھا۔ اس حبیب کی شفقتیں تھیں۔ اور تمہارے بلند سے بلند تر عزائم تھے۔ تو ایک مشکل ترین مرحلہ آسانی کے ساتھ حل ہو گیا تھا۔ اور اس کی وجہ ایک یہ بھی تھی۔ کہ تم نے پوری عقیدت اور ہمدردی کے ساتھ اپنا پُر خلوص تعاون قائد اعظم علیہ الرحمت کے ساتھ وابستہ کر دیا تھا۔ پھر تم نے دیکھا کہ تمہارے اعتماد اور بھروسے کی بدولت ایک نحیف و لاغر انسان نے کس شان سے ہلالی پرچم کو بلند کیا۔ اتنا بلند کہ آج پھر دشمنان پاکستان کی نگاہوں میں وہ کھٹک رہا ہے۔ یقین جانو۔ کہ تمہاری یہ شان، تمہارا یہ وقار، تمہارا یہ ملک ان کی نظروں میں ہمیشہ کھٹکتا رہے گا۔ اور وہ نت نئے طریقوں سے تمہارے وقار اور تمہارے اطمینان کو مٹانے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ اس کا ثبوت تمہیں بارہا مل چکا ہے۔ اور تازہ ثبوت لاہور کے حالیہ فسادات ہیں جن کی وجہ سے ہر حساس دل آج بھی ملول ہے۔ افسردہ ہے اور رو رہا ہے۔ پاکستان کے معمارو! حقائق پر نظر ڈالو اور سوچو......

گو پولیس اور فوج نے بروقت اپنی طاقت سے ان فتنوں کو بری طرح کچل ڈالا مگر حالات بگڑے جانیں تلف ہوئیں اور لوٹ مار و آتش زدگی کی وارداتیں ہوئیں۔ تمہارے اوپر قیود عائد ہوئیں اور سارا انتظام درہم برہم رہا۔ سوچنے اور سمجھنے کی بات ہے کہ کوئی قوم اور کوئی مذہب اور کوئی ملک خود اپنے آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ کیا آتش زدگی اور لوٹ مار توڑ پھوڑ اور غارتگری تمہارا فعل تھا نہیں ہرگز نہیں یہ سب کچھ ناعاقبت اندیشوں نے کیا تھا خدا کیلئے آپ سمجھداری ص

درخواست دعا

میرے بھتیجے عزیزم گلزار الحسن کو چھ سات دن سے بخار آتا ہے۔ احباب عزیز مذکور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں:۔

(خاکسار بشیر احمد مددگار کارکن دفتر المصلح کراچی)

والہانہ عشق :۔ بقیہ صفحہ ۵

ز دنیا گر زہم صد جاں ز دیں را
چہ ہیبت ہا بد او ندر این جواں را
الا اے دشمنِ نادان و بے راہ
رہ مولیٰ کہ گم کردند مردم
الا اے منکر از شانِ محمدؐ
کرامت گرچہ بے نام و نشان است

نباشد نیز شایانِ محمدؐ
کہ ناید کس بمیدانِ محمدؐ
بترس از تیغ برّانِ محمدؐ
بجو در آل و اعوانِ محمدؐ
ہم از نورِ نمایانِ محمدؐ
بیا بنگر ز غلمانِ محمدؐ

اب آپ خود غور کریں۔ کہ ایک ایسا شخص جس نے بچپن سے لے کر وفات تک اپنی عمر کی ہر ساعت اور ہر لمحہ کو خدا کی یاد اور اس کے جلال کے اظہار اور اس کے کلام کی اشاعت اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور آپ کے دین کی اطاعت اور آپ کی لائی ہوئی شریعت کے استحکام میں خرچ کر دیا ہو۔ اور اپنوں اور بیگانوں کو خدا اور اس کے رسول کی عزت کی حفاظت کے لئے اپنا دشمن بنا لیا ہو۔ اور اپنا ہر ذرہ اسلام کی خدمت میں لگا دیا ہو۔ کیا ایسا شخص گمراہ اور ضال اور مفسد اور دجال ہو سکتا ہے۔ اگر یہ اعمال مفسدانہ ہیں۔ اگر اس قسم کا عشق کفر کی علامت ہے۔ اگر ایسی محبت رسول گمراہی کا نشان ہے تو بخدا اسے

یہ گمراہی خدا مجھے ساری کرے نصیب
یہ کفر مجھ کو بخش دے سارے جہان کا

خدا گواہ ہے۔ اور اس کا کلام گواہ ہے۔ اور خدا کا رسول گواہ ہے۔ اور عقل سلیم گواہ ہے کہ ایسا شخص ہرگز ہرگز گمراہ اور جھوٹا نہیں ہو سکتا اگر خدا اور اس کے رسول کا اس قدر عشق اور ان کی اس قدر اطاعت اور فرمانبرداری اور ان کے احکام کی اشاعت کے لئے اس قدر کوشش کر کے اور ان کے لئے پہلوں اور پچھلوں سے زیادہ غیرت دکھا کر بھی کوئی شخص کذاب و دجال ہی بنتا ہے۔ تو اس دنیا کے پردہ پر کبھی کوئی شخص ہدایت کا مستحق نہیں ہوا۔ اور نہ آئندہ ہوگا۔

ہم سے کام لیجئے۔ اور کسی وقت بھی غیر ذمہ دار مفاد پرستوں پر بھروسہ نہ کیجئے۔ یہ فرض صرف حکومت کا ہی نہیں ہے۔ بلکہ ہم سب کا فرض ہے۔ ہمیں اپنے ملک کو خوشحال بنانا ہے۔ اسے استحکام بخشنا ہے۔ تاکہ موجودہ اور آنے والی نسلیں فخر کے ساتھ اپنا سر بلند کر کے کہہ سکیں گے۔ کہ یہ ہمارے آباؤ اجداد کا قائم کیا ہوا پاکستان ہے۔ یہ ہمارے آباؤ اجداد کی قربانیوں کا ثمر ہے جسے تم نے بڑی محنت اور جانفشانی کے ساتھ بیج بویا ہے۔ پودا پھوٹ نکلا ہے۔ اب یہ صرف تمہارا کام ہے کہ اسے پروان چڑھنے دو تاکہ تمہارے بچے اس کے سائے میں بیٹھ کر دنیا بھر میں اپنا نام اونچا کر سکیں۔

(فیروز الدین روحی)

مسلمانوں کی حیدرآباد فوج سے برطرفی

حیدرآباد دکن ۱۷ اپریل:۔ حیدرآباد کی سابقہ فوج کے ۱۲ ہزار ۶ سو تیرہ افراد کو اب تک نکالا جا چکا ہے ان کی علیحدگی کا سلسلہ ماہ اکتوبر ۱۹۴۸ء سے شروع ہوا تھا۔ اور اب اس کی پوری تکمیل ہو چکی ہے اعداد و شمار بتاتے ہیں۔ کہ ۳۶۷ افسران ۲۶۲ جونیئر افسران ۹۲۱۵ آرڈی ننس سروس کے ملازمین اور ۲۱۰۶۸ غیر کمیشن یافتہ اشخاص کو فوج سے علیحدہ کیا گیا۔ ان کے علاوہ عام سپاہیوں کو نکالا گیا۔

یو۔پی کے ضمنی انتخاب میں کانگرس کی شکست!

لکھنؤ ۱۷ اپریل:۔ یو۔پی اسمبلی کے ضمنی انتخاب میں بہرائچ کے ایک آزاد امیدوار راجہ پرتاپ نرائن سنگھ اپنے کانگرسی مخالف امیدوار کو ۱۱ ہزار سے زیادہ ووٹوں سے شکست دے کر کامیاب ہو گئے ضمنی انتخاب میں کانگرس کی یہ دوسری شکست ہے۔

سندھ کا ایک اور لیگی امیدوار کامیاب ہو گیا

کراچی ۱۷ اپریل:۔ معلوم ہوا ہے کہ میر نواب شاہ کے حلقہ سے مسلم لیگی امیدوار مسٹر غلام رسول جتوئی بلا مقابلہ منتخب ہو گئے ہیں۔ اس حلقہ میں ان کے خلاف امیدواروں نے اپنے نام واپس لے لئے ہیں!

افغانستان میں اخبار بند کر دیا گیا

پشاور ۱۷ اپریل:۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت افغانستان نے ہفت روزہ اخبار "اورس" کو بند کر دیا ہے۔ افغانستان میں یہ واحد غیر سرکاری اخبار تھا

شاہ فیصل کی تخت نشینی۔ نئی کرنسی نئے ٹکٹ

بغداد ۱۷ اپریل:۔ جب ۲ مئی کو شاہ فیصل کی تخت نشینی کی تقریب ہوگی۔ تو اس وقت لندن میں چھاپے جانے والے نئے عراقی نوٹ جاری کئے جائیں گے۔ ان نوٹوں پر شاہ کی شکل بنی ہوگی۔ ۲ مئی کو جاری کرنے کیلئے تخت نشینی کی یادگار کے ٹکٹ بھی چھاپے گئے ہیں۔

عدم رواداری تعصب اور اختلاف کو ختم کر کے پوری طرح متحد ہو جائیے

میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ مجھے اپنی ذمہ داری کو پوری طرح ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے

قوم کے نام نئے وزیر اعظم کا پیغام

کراچی ۱۸ اپریل۔ کل رات پاکستان کے نئے وزیر اعظم عزت مآب محمد علی نے قوم کے نام جو پیغام نشر کیا تھا۔ اس کا خلاصہ کل دیا جا چکا ہے۔ آج مکمل پیغام درج ذیل کیا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا

پچھلے سال سے ہی برما۔ کینیڈا اور امریکہ میں پاکستانی مبصر کی حیثیت سے ملک کی خدمت کرتا تھا۔ اس سے قبل میں بنگال کا وزیر مالیات اور کچھ عرصے کے لئے وزیر اعظم بھی رہ چکا ہوں۔ اب مجھے وہ بھاری ذمہ داری قبول کرنے کے لئے ہدایت کی گئی ہے۔ جو وزیر اعظم کے کاندھوں پر ہوتی ہے۔ مجھے احساس ہے کہ میں اس اونچے عہدے کے قابل نہیں۔ میں نے بہت عجز و انکسار کے جذبے کے ساتھ یہ ذمہ داری قبول کی ہے۔ خدا سے میری دعا ہے کہ وہ مجھے ایسی ہدایت اور قوت دے۔ کہ میں اس ذمہ داری کو اچھی طرح پورا کروں۔ اور ملک کے مفاد کے لئے کام کروں۔ مجھے پاکستانی عوام کی حمایت اور اعتماد پر پورا بھروسہ ہے۔ اور میرے ساتھی یہ تہیہ کر چکے ہیں۔ کہ ہم پاکستان کی خدمت کے لئے اپنی عزیز ترین متاع بھی قربان کر دیں گے۔ ہم پاکستان کے ادنیٰ خادم ہیں۔ اللہ کی مہربانی اور آپ کے تعاون سے ہمیں امید ہے۔ کہ ہم مشکلات پر بہت جلد قابو پا لیں گے۔ اور ملک ترقی اور خوشحالی کی راہ پر گامزن ہو جائے گا۔ اس وقت پاکستان کے سامنے سب سے بڑا کام یہ ہے کہ ہم اتحاد اور استحکام کے انہی اصولوں پر زور دیں۔ جن کی بنیاد پر ہمارا ملک وجود میں آیا تھا۔ صوبائی عصبیت۔ اختلاف۔ بے آہنگی اور عدم رواداری کا ختم ہونا بہت ضروری ہے۔ ہمیں اسی طرح ایک مرتبہ پھر متحد ہو جانا چاہیئے۔ جس طرح ہم پاکستان کے حصول کی جدو جہد میں متحد ہو کر قائد اعظم کے ساتھ تھے۔ یہ بہت ضروری ہے۔ کہ ہمارا نظام جمہوریت کے اصول پر چلے۔ میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ میں تمام نمائندہ اداروں کے منصفانہ اور آزادانہ انتخاب کراؤں گا۔ صرف اسی طرح عوام ایسے لوگوں کو منتخب کر سکیں گے۔ جن پر انہیں اعتماد ہے۔ پاکستان کے استحکام اور سلامتی کا خیال ہمیں ہر وقت رہے گا۔ اقلیتوں کے جائز حقوق اور مفادات محفوظ رہیں گے۔ میرا پہلا کام یہ ہوگا۔ کہ ملک کے نظم و نسق کو خویش پروری اور بد نظمی اور بدعنوانیوں سے پاک کیا جائے۔ ملک کا نیا نظام ایسا ہوگا۔ جو دلجمعی کے ساتھ ملک اور عوام کی خدمت کرے گا۔

ہمارے سامنے بڑے بڑے مسائل ہیں۔ اقتصادی صورت حال۔ غذائی قلت۔ مہاجرین کا مسئلہ وغیرہ اگر ہمیں ان مشکلات پر قابو پانا ہے تو اس کے لئے ہمیں بہت سخت محنت کرنی پڑے گی۔ اللہ کی مہربانی اور مدد شامل حال رہی۔ تو ہم پاکستان کو ان مصائب سے بہت جلد نکال لیں گے۔ پاکستان کے قدرتی وسائل کو بہت جلد ترقی دی جائے گی۔ مجھے امید ہے۔ کہ پاکستان کے عوام میرے اور میرے ساتھیوں کی ملک کے مفاد کے کاموں میں مدد دیں گے۔ اور اسلامی جمہوریت اور سماجی انصاف کے ان اصولوں پر چلیں گے۔ جو قائد اعظم نے ہمیں دیئے۔ اگر عوام ان اصولوں پر چلتے رہے۔ تو یہ ہماری کامیابی کی ضمانت ہوگی۔ ضبط۔ اتحاد اور یقین محکم کے ذریعہ ہم اپنے مقصد یعنی ایک مضبوط اور خوشحال پاکستان کی جانب بڑھتے رہیں گے۔

ریڈیو پاکستان سے قوم کے نام پیغام نشر کرنے کے بعد براڈکاسٹنگ ہاؤس کے ایک کمرے میں اخبار نویسوں سے خطاب کرتے ہوئے نئے وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے ملکی اخبارات سے تعاون کی اپیل کی۔ اور کہا کہ اخبارات ملک کو خوشحال بنانے اور نظم و نسق کو کامیابی کے ساتھ چلانے میں میری بہت مدد کر سکتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ میرا اعتماد ضائع نہ ہونے دیں گے۔ انہوں نے وعدہ کیا کہ وہ اہم ملکی مسائل کی وضاحت کے لئے بہت جلد باقاعدہ پریس کانفرنس طلب کریں گے۔ انہوں نے یہ بھی کہا۔ کہ میں ہر پندرھویں دن پریس کانفرنس سے خطاب کیا کروں گا۔ کیونکہ میں یہ اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ کہ وقتاً فوقتاً سرکاری پالیسیوں کی وضاحت کرتا رہوں۔ اور عوام تک صحیح حالات پہنچاتا رہوں۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا۔ کہ وہ اپنی کابینہ میں عہدوں کی تقسیم کا بہت جلد اعلان کر دیں گے۔ انہوں نے بتایا۔ کہ انہوں نے اپنی کابینہ میں سات وزراء کو شامل کیا ہے۔ اس کے علاوہ صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ خان عبدالقیوم خان اور پاکستانی ہائی کمشنر مقیم نئی دہلی مسٹر شعیب قریشی نے بھی نئی کابینہ میں شامل ہونے پر آمادگی کا اظہار کیا ہے۔ یہ حضرات بہت جلد لاہور اور دہلی سے کراچی پہنچ جائیں گے۔ ایک سوال کے ✱

✱ جواب میں انہوں نے کہا۔ میں نے ابھی اقلیت کے کسی آدمی کو اپنی کابینہ میں لینے کا فیصلہ نہیں کیا ہے۔ جب ان سے پوچھا گیا۔ کہ وہ اپنی کابینہ میں اور کسے شامل کریں گے۔ تو انہوں نے جواب دیا۔ کہ ابھی میں نے کچھ فیصلہ نہیں کیا۔ جب ان سے یہ سوال کیا گیا۔ کہ ان کی حکومت مسلم لیگ کی حکومت ہوگی یا قومی حکومت ہوگی۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ میری حکومت مسلم لیگی حکومت ہے۔ میں خود بھی مسلم لیگی ہوں۔ ایک نامہ نگار نے سوال کیا۔ کہ کیا ایسی صورت میں جبکہ مسلم لیگی حکومت ملکی مسائل کو حل کرنے میں ناکام رہی ہے۔ کیا یہ بہتر نہ ہوتا کہ ایک ایسی قومی حکومت بنائی جاتی۔ جس میں سب پارٹیوں کے لوگ شامل ہوتے۔ مسٹر محمد علی نے اس کے جواب میں کہا۔ یہ ضروری نہیں کہ ہر تعطل کے بعد قومی حکومت بنا دی جائے۔ میری رائے میں مسلم لیگ ناکام نہیں ہوئی ہے۔ اس سوال کے جواب میں کہ آیا وہ کسی غیر مسلم لیگی کو اپنی کابینہ میں شامل کریں گے یا نہیں۔ انہوں نے کہا میں نہیں سمجھتا۔ کہ اس کی ضرورت ہے۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا۔ جب میں واشنگٹن سے کراچی کے لئے روانہ ہوا تھا۔ اس وقت مجھے یہ معلوم نہیں تھا۔ کہ پاکستان کی نئی کابینہ مجھے بنانی پڑے گی۔ ایک اور سوال کے جواب میں مسٹر محمد علی نے کہا۔ کہ میں ملک کے نظم و نسق کو اچھی طرح چلانے تعمیری کام کرنے اور صحت مندانہ فضا پیدا کرنے کے لئے حزب مخالف کو بہت ضروری سمجھتا ہوں۔ ان سے پوچھا گیا کہ آیا وہ پنڈت نہرو سے ملیں گے۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ اگر ان کے ساتھ میری ملاقات سے کوئی نتیجہ نکل سکتا ہے۔ اور اگر پنڈت نہرو واقعی بھارت اور پاکستان کے متنازعہ مسائل کو ایمانداری کے ساتھ ختم کرنا چاہتے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ میں ان سے نہ ملوں۔ مسٹر محمد علی سے ایک سوال یہ بھی کیا گیا۔ کہ آیا خواجہ ناظم الدین نے گورنر جنرل پاکستان کے کہنے پر استعفیٰ دینے سے انکار کر دیا تھا۔ اس کے جواب میں انہوں نے کہا۔ مجھے سوائے اس کے کچھ معلوم نہیں۔ کہ مجھے گورنر جنرل ہاؤس میں طلب کر کے نئی کابینہ بنانے کی دعوت دی گئی۔ جو میں نے قبول کر لی۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ آیا پاکستان کی خارجہ پالیسی میں کوئی تبدیلی ہوگی۔ تو وزیر اعظم نے کہا۔ کہ انہیں اپنے عہدے کا حلف اٹھائے نصف گھنٹہ بھی نہیں گزرا اس لئے وہ ابھی کچھ نہیں کہہ سکتے۔

گورنر جنرل کا اقدام بروقت اور جرأت مندانہ ہے

محترمہ فاطمہ جناح کا بیان

کراچی ۱۷ اپریل محترمہ فاطمہ جناح نے نئی حکومت کے قیام کا خیر مقدم کرتے ہوئے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ پاکستان اس وقت بہت بڑے تعطل سے گزر رہا ہے۔ رشوت خوری۔ خویش پروری۔ پیش بینی کے فقدان اور مسائل کو صحیح طریقے اور وقت پر حل کرنے کی کوشش نہ کرنے کی وجہ سے یہ صورت حال پیدا ہوئی ہے۔ میں نے کئی مرتبہ پہلے حکومت کو ان مسائل پر توجہ دلائی۔ لیکن اس کا کوئی اثر نہ ہوا۔ اس لئے مجھے خوشی ہے۔ کہ اب ملک میں ایسی حکومت قائم ہو گئی ہے۔ جسے ان مسائل کی اہمیت کا احساس ہے۔ میں نے وزیر اعظم کی نشری تقریر کو بہت توجہ کے ساتھ سنا۔ اور مجھے خوشی ہے۔ کہ وہ نظم و نسق کو برائیوں سے پاک کرنے اور اسے کارگزار بنانے کا مصمم ارادہ کر چکے ہیں۔ مجھے امید ہے اور میری دعا ہے۔ کہ نئی حکومت ہمت کے ساتھ ملکی مسائل کو حل کرنے کی کوشش کرے گی۔ اور ملک کی خادم کی حیثیت سے مصائب کو دور کرنے کی کوشش کرے گی۔ اس وقت لوگوں کو متحد ہو کر مصائب دور کرنے اور ایک مضبوط اور خوشحال پاکستان بنانے میں مدد دینے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

کانگرس سکھوں کے مذہبی معاملات میں مداخلت کر رہی ہے (تارا سنگھ)

امرت سر ۱۷ اپریل۔ اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ نے اعلان کیا ہے۔ کہ اگر حکومت نے اکالیوں کے مذہبی معاملات میں مداخلت کی تو اس کے نتائج خطرناک ہوں گے۔ .... گوردوارہ ایکٹ میں ترمیم کی شدید مخالفت کرتے ہوئے ماسٹر تارا سنگھ نے کہا۔ کہ اس ترمیم کے ذریعے حکومت نے ہمارے داخلی اور مذہبی معاملات میں مداخلت کی ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ انگریز حکومت اس قسم کی حرکت کرنے کی جرأت نہیں کر سکتی تھی۔ مگر کانگرس حکومت نے یہ بھی کر دکھایا ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ مشرقی پنجاب سرکار کا یہ قانون نہیں چل سکتا۔ میں فی الحال اپنے دوسرے سکھ لیڈروں سے مشورہ کر رہا ہوں۔ اور بہت جلد ہم اپنے آئندہ اقدام کا اعلان کر دیں گے۔ انہوں نے کہا۔ کہ ہم ایک نہ ایک دن کانگرس سرکار

مشرقی پنجاب میں اناج کا کنٹرول ختم

شملہ ۱۷ اپریل۔ وزیر اعلیٰ مشرقی پنجاب لالہ بھیم سین سچر نے آج صوبائی اسمبلی میں بتایا۔ کہ ان کی حکومت نے صوبہ میں اناج پر سے کنٹرول ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔